

امام ابو حنیفہؒ

اور ان کے

ناقدین

تالیف: مولانا حبیب الرحمن فاضل شروانیؒ

ترمیم و تنقیح: مولانا محمد عبدالرشید نعمانی



امام ابو حنیفہؒ

اور ان کے

ناقدین

از

نواب صدیق جنگ مولینا حبیب الرحمن شروانیؒ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس کتاب میں

امام اعظمؒ کے ذکر کے بعد صاحبین یعنی قاضی ابو یوسفؒ اور محمد بن حسن
شیبانیؒ کے حالات درج ہیں، جو مولانا شروائیؒ کے تالیف ہندو از خطیب
بغدادیؒ سے اقتباس کر کے لکھے۔

اہل علم کے ذوق کا لحاظ کر کے اب مولانا شروائیؒ کے مضمون کے بعد تالیف خطیب
بغدادیؒ کا اصل متن جو تینوں ائمہؒ کے مناقب سے متعلق ہے نقل کروا گیا ہے۔
مولانا شروائیؒ کی علمی اہمیت کے پیش نظر اس کا ذکر بھی جو یاد رفتگان سے
منقول ہے پیش کیا جا رہا ہے۔

(پیش)

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون
۹	مولانا حبیب الرحمن خان شروانی
۱۹	تاریخ خطیب ہندوی
۲۲	خطیب ہندوی
۲۴	تاریخ خطیب
۲۵	ہندو
۳۰	تراجم
۳۳	ابو حنیفہ نعمان بن ثابت
۳۵	علم
۳۶	عبادت و عہدہ
۳۷	شب بیداری و قرآن طوائف
۴۰	دُورِ عقل و قریبی اور دیر کی نظری
۴۱	حق پر استقامت
۴۲	فقہ ابو حنیفہ
۴۹	برص
۵۰	برصوں پر تحقیقی نظر
۵۷	غلام
۶۰	نقد حق کی تائیدی حقیقت
۶۳	حضرت عبدالعزیز مسعود

صفحہ	
۶۶	ملالت بالذکر ایک نظر
۶۷	ملقمین قیس
۶۸	مسرور الصدوق
۶۸	اسد الحق
۶۸	عمرو بن شریل
۶۸	شرط القاضی
۶۸	ابو جرم الحق
۶۸	مکابر بن سیلیمان
۶۹	فد حق پر ایک نظر
۷۳	قاضی الوردیوسف
۷۵	تصیل علم
۷۶	امام اعظم کی صحبت میں
۷۸	عبدہ تضا
۷۸	وفا
۸۰	مناقب و برہ
۸۱	امام محمد
۱۷۳	وصیت امیر اعظم



آہ! مولانا شروانیؒ

اگست کی کوئی آخری تاریخ تھی کہ لاہور کے کسی اخبار میں سرسری طور سے یہ خبر چھپی کہ مولانا شروانیؒ کا انتقال ہو گیا۔ خبر پڑھ کر دل دھک سے ہو گیا اور اپنی دوری، میجر کی اور جمہوری پر بڑا افسوس آیا، میں نے مرحوم کی زندگی ہی میں ان کے واقعات اور واقعات شروانیؒ کے بعض احوال کھواہر دار العتفین میں رکھ لئے تھے۔ اب جب کہ ان کا سانحہ پیش آیا تو تقریر کی مجوری دیکھئے کہ تدبیر کوئی کام نہ آتی۔

مرحوم نے پچاس سال کی عمر میں تاریخ ۱۹۵۰ء اگست ۱۹ء کو دنیا سے رگ و بو کو خیر باد کہا، اور سلف صالحین سے جاملے، وہ ان کی ولادت کی تاریخ ۱۸۷۸ء شعبان ۱۲۹۳ء مطابق ۱۸۶۶ء (مرحوم سے میرے تعلقات اس قدر گونا گوں تھے کہ نہیں کیا جا سکتا کہ اس کو کہاں سے شروع کیا جائے، اور کیا کہا جائے اور کیا چھوڑا جائے، میں نے دوسرے کو سب سے پہلے ۱۹۰۳ء میں نصف صدی پہلے پستہ کے اجلاس ندوہ میں دیکھا تھا، بھر اشباب نوردان شمس و جمال، سپید رنگ سیبا، قرب صورت و ازہی، اور سر پر زلفین بلند و بالا قامت، لطیف و قیمتی لباس، جلسہ کے ہر اجلاس میں نیا چوڑا زیب بدن، کبھی سر پر عمامہ، کبھی گول ٹوپی، کبھی ٹرکی ٹوپی، ہر صرح محل رہائے، آنکھیں اٹھ جاتیں، آنکھیاں اشارہ کرتیں، لوگ ایک دوسرے کو دیکھاتے اور رہاتے، اسی طرح میں نے دیکھا، اور بتایا گی کہ یہ علی گڑھ کے ایک تیس عالم ہیں۔

۱۹۰۳ء میں جب میں ندوہ آیا، تو مدرسہ حق کے ذکر و جمیل سے پُر شور تھا، انتظامی جلسے سال میں چند بار ہوتے، اور وہ حق میں جب آتے تو جلسہ کی اہمیت بڑھ جاتی، ۱۹۰۳ء میں جب الندوہ نکلا، اور وہ اس کے اڈیٹر ہوتے، اور میرے ایک دو مضامین اس میں نکلے، تو تعارف بڑھا، جب وہ آتے میں حاضر ہوتا، اور وہ اپنے بزرگانہ لطف و فرازش سے نوازتے، ۱۹۰۳ء میں جب میری جماعت

کی دستار بندی کا جلسہ ہوا اور عسکری عربی تقریر نے حاضرین سے دلچسپی حاصل کی اور حضرت
الاستاذ نے خوش ہو کر اپنے سر سے دستار اٹھ کر میرے سر پر رکھی تو اس جلسہ میں مولانا شروانی شریک
نہ تھے تاہم حضرت الاستاذ نے خود اپنے قلم سے لکھ کر ان کو اس واقعہ کی بڑی مسرت سے خبر دی
وہ خط ”مکاتیب شبلی“ میں درج ہے استاد کی یہ وساطت مولانا شروانی سے تعریف کا نیا قدیم بنی۔
سنہ ۱۹۱۱ء میں جب مکاتیب شبلی کی تدوین کا خیال آیا تو استاد نے پھر مولانا شروانی سے تقریر
کی کہ ان کے پاس شبلی کے جو خطوط عربی و سنہ سلیمان کو دیتے ہائیں سنہ ۱۹۱۳ء میں جب تدوین میں
حضرت الاستاذ کے حبیب ایسا انگریزی درس کے انصاف تاریخ کی غلطیوں کی تفصیل کا کام میرے سپرد ہوا
تو پھر تازہ تعریف کی گئی۔ نومبر سنہ ۱۹۱۳ء میں جب حضرت الاستاذ بیمار ہوئے اور حالت یابوسی کو پہنچی تو
عسکری حاضر خدمت تھا۔ سبک پہلے میں سانس شدید تنگی کی بنا پر جویان دونوں دوستوں میں تھا۔
اس مضمون کا ایک مختصر کارڈ ان کو بھیجا ”خسوس کہ الماروق“ کا مصنف اس وقت موت و حیات کی
کشمکش میں ہے۔ الماروق کو مولانا نے وفات پائی اس کی اطلاع دی اس کے بعد سے جو ان سے
مکاتبات کا سلسلہ شروع ہوا تو آج سے دو برس پہلے تک اس وقت تک برابر قائم رہا جب تک ان کی توفیق
حافظہ اور عام قوت جسمانی کام دیتی رہی۔ آج سے دو سال پہلے میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کورس
کی میٹنگ میں سبک آزمی و نور ان سے ملا۔ میں نے دیکھا کہ ان کا تیر سا قد تھیں کون بن چکا ہے، دو چہرہ جو
کلاب سا تروتازہ اور شاو اب رہتا تھا، پڑ مرود اور مڑھایا تھا اسی وقت دل نے کہا کہ یہ پراپٹ سوجھ بھٹھا
ہی چاہتا ہے۔

یہاں عمر بھر دستور دار حضرت الاستاذ کے مخصوص احباب اور دوستوں سے بزرگداشت
کا تعلق رکھوں اور ہمیشہ ان کے سامنے اپنے کو چھوٹا سمجھوں چنانچہ مرحوم سے خصوصیت کے ساتھ
میرے طرف سے خورد و انداز ان کی طرف سے بزرگداشت تعلق قائم رہا میں انہیں خدمت لکھتا وہ عزیز لکھتے
دارالمصنفین کی پیمیں میں مرحوم کی بزرگداشت حمایت ہمیشہ رہتا رہی دارالمصنفین کے پہلے صدر شمس
مولوی کر امت حسین اور دوستوں سے قریب حماد الملک اور میرے مولانا شروانی ہوتے اس تعلق

سے بھی ان سے غلط و کمائیت کا مسئلہ کمتر و بکیرا، ایک دفعہ جب اصحاب اور بزرگوں کے محفوظ خطوط دیکھنے تو سب سے زیادہ جن کے خطوط میرے پاس نکلے، وہ انہی کے تھے۔ میں نے جب انھیں اس کی اطلاع دی، تو اس پر مسرت ظاہر فرمائی، اور لکھا کہ اس میں تعجب کی کیا بات ہے، اس کا اکرنا تو تعجب بولتا۔
 وہ قدیم و جدید تعلیم کا بہترین مجموعہ تھے، فارسی و عربی تعلیم گھر پر حاصل کی، عربی کی اونچی کتابیں حضرت مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھ میں کے درس میں پڑھیں، انگریزی تعلیم میٹرک تک اگر اسکول انگریز میں پائی، ان کی جوانی تک علم و فن اور دین و تقویٰ کے باکمال اکابر موجود تھے۔
 وہ ہر ایک کے در تک پہنچے، اور ہر ایک سے حسب استعداد کسب فیض کیا، شیخ حسین بنی عرب میثم بھوپال سے سند حدیث حاصل کی، قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی سے فیض پایا، بیت قطب الوقت حضرت مولانا شاہ فضل رحمان صاحب گنج مراد آبادی سے کی تھی، مولانا محمد نعیم صاحب فرنگی علی کی زیارت سے بھی فیض یاب تھے۔

ان کا سب سے پہلا مضمون جس نے لوگوں سے خراج تحسین وصول کیا وہ بابر پر ہے جو رسالہ حسن حیدر آباد میں چھپا تھا، اور جس پر مصنف کو ایک اشرفی انعام ملی تھی، مولانا شمس الدین کی الامون پر ان کا تبصرہ ان کا پہلا تنقیدی کارنامہ ہے، ہر قاری اس میں شوق قدوائی کے آثار آزاد میں چھپا تھا، ان کے رسائل میں دو بہترین تاریخی رسائل ہیں، یہ دونوں ندوہ کے سالانہ جلسوں میں پڑھے گئے تھے، پہلے کا نام "مطالعہ سلف" ہے، اور دوسرے کا نام "تاریخ العلماء"۔
 یہ دونوں اسی صدی کی یادگار ہیں، ۱۲۹۰ھ میں لاہور سے جب غزنو نکلا تو اس کی محفل میں بھی یہ شریک تھے، حضرت خسرو کے زیارت پر اس میں ان کا مضمون چھپا تھا، ۱۲۹۰ھ میں الندوہ کے شریک اڈیشن ہوئے، تو اتفاق پر ان کے مضامین نکلے۔

علی گڑھ کی مجلسوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات میں القصدین لکھ کر پیش کی، حیدر آباد کی میلا کی مجلسوں کے وہ بانی تھے، ان میں سیرت پر مختلف رسائل لکھے، جو پچھلے اور پچھلے، معارف میں ان کے مضامین اور ان کی غزلیں اکثر ترغیب و تلقین میں۔

شہر شاعری کا ذوق اُن کو آغاز سے تھا۔ حسرت تھکس کرتے تھے، اردو اور فارسی دونوں میں مشق کرتے تھے، اردو میں حضرت امیر میر تقی سے اصلاح اور فارسی میں مولانا شبلی سے مشورہ کرتے تھے، فارسی کے مشہور شاعر حضرت خواجہ عنبر سے بھی مولانا شبلی کے ذریعہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اُن کے علاقائی فضا میں دہلی کی بڑی نمایاں تھی، جس سے جڑا ہلے تھے، تمام عمر اسی جڑا ہلے رہے، جب کھنڈر آئے تو قسطنطنیہ علی صاحب کی کوٹھی میں ٹھہرتے تھے، اور تمام عمر میں کبھی اس دھڑ میں فرق نہیں آیا، پھر اس قیام میں جن میں بزرگوں اور دوستوں سے جڑا ہلے کا دستور تھا، اسی طرح وہ جا کر جڑا ہلے، اور اتنی در پڑھتے، کھنڈر میں فرق کی عمل اور دہلی بھی مولانا محمد نسیم صاحب کی نشستگاہ میں ضرور حاضر ہوتے۔

اُن کی برائی تھی، کہ ندرہ کا قتلہ جڑا ہلے، وہ مجلس تھی، جس کی روحانی اور علمی صدارت جن دہلی بزرگوں سے نسبت رکھتی تھی، یعنی مولانا شاہ فضل رحمان صاحب گنگوڑا آبادی اور حضرت مولانا محمد الطیف احمد صاحب دہلیوں ہی سے اُن کو جڑا ہلے تعلق تھا، اس لئے وہ ندرہ کے اُن اصلی ارکان میں تھے جن سے ندرہ کی مجلس عبارت تھی، وہ سب سے پہلے ۱۹۱۹ء میں ندرہ کے اجلاس ناگپور کے صدر ہوئے، اور یہیں اسی وقت دولت آصفیہ مرحوم کی صدارت امور مذہبی کی فرما ہوئی، جس کے بعد اُن کا بارہ تیرہ برس کے قریب حیدر آباد میں قیام رہا، اور جامعہ عثمانیہ کی سیکس اور شعبہ و نباتات کے انتظام میں اُن کی مساعی مشکور رہیں، حیدر آباد کا حال وہاں کے مقیم احباب سنائیں گے۔

حیدر آباد کے قیام کے زمانہ میں بھی وہ دہلی ندرہ کے اجلاس کے صدر ہوئے، پہلی دفعہ اقبال میں اور یاد آئے کہ دوسری دفعہ کھنڈر میں مرحوم کو قومی اداروں میں سے علی گڑھ، ندرہ، علی گڑھ اور دارالمتفین اعظم گڑھ سے خصوصیت کا تعلق تھا، مولانا شبلی مرحوم کے بعد تالیف ۱۹۰۵ء میں وہ انجمن ترقی اردو کے بھی ناظم ہوئے اور دو تین سال کے قریب خدمت کے بعد

قرۃ فال مولوی عبدالرحمن صاحب کے نام لکھا، ان دلدروں کے علاوہ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علم سہارنپور کے بزرگوں سے بھی ارتباط رکھتے تھے، اور ان درویشوں کی بھی اعزاز فرمایا کرتے تھے۔ عجیب اتفاق ہے کہ نواسہ مسٹر ۱۹۲۹ء میں سفر حج میں بھی میران کا ساتھ ہوا۔ یہ مولانا سلائی والا موقع تھا، یہاں یہ سخت بیمار پڑ گئے تھے، مگر بڑی جنت کے ساتھ سائے ارکان ادا کئے۔ دینہ منورہ کے قیام کے زمانہ میں میں نے ان کا حلقہ شیخ ابراہیم محمدی مدیر کتب خانہ شیخ الاسلام سے کر دیا۔ یہ تعلق چونکہ علمی اور دینی دونوں تھا، اس لئے بڑا سزاگوار آیا، اور اخیر اخیر وقت تک قائم رہا، حرمین محترمین کی خدمت میں وہ سالوار کیا کرتے تھے، اخیر وہ جب دو سال ہوسے میں نے اپنے ارادہ حج کی اطلاع ان کو دی، تو کھا کہ اس وفد حرمین شریفین کی خدمت کی رقم آپ ہی کے ذمہ جاتے گی، مگر روانگی کے وقت نہ ان کو اور با، اور نہ میں نے یاد دلایا۔

ان کو نادر اور دہلی کتابوں کا بڑا شوق تھا، اور اس شوق کی تابع خود انھوں نے لکھ کر مسافر میں چھپواتی ہے، مولانا شبلی مرحوم کے ذریعہ سے اور ان کی پسند سے کتابیں خرید کرتے، لکھنؤ میں عبدالحسین اور واجد حسین قلمی کتابوں کے تاجر تھے، لکھنؤ آتے قرآن کے نادر دیکھتے اور چھانٹ کر لے جلتے، یوں بھی کتابیں ان کے پاس پہنچتی رہتی تھیں، حیدرآباد کے قیام کے زمانہ میں بھی بیت سی کتابیں مابصل کہیں، میں جب مسٹر ۱۹۲۹ء کے آخر میں یورپ سے واپس آیا، تو عزیزوں اور بزرگوں کے لئے جو تحفے لایا مروجہ کے لئے تسلیق کے اپنے خطاطوں کی وصلیوں کی ملکی تصاویر کا مجموعہ ڈاکر پیش کیا۔

پہلے قراصل وطن علی گڑھ میں بھیج کر پور میں تھا، بعد کو بھیج کر پور سے کچھ دور ان کے نام سے ان کے والد مغفور نے عجیب گنج نام ایک گھاؤں آیا کر کیا تھا، وہیں زمانہ اور مردانہ مکانات مسجد اور ایک کتب خانہ کی عمارت تیار کی تھی۔ زمیندار کی کے شغل کے بعد بھی یہی کتب خانہ ان کی دلیپسی کا مرکز تھا۔

معمول تھا کہ مہر کی ہزار کے بعد باغ میں ایک بڑی سی کڑھی لے کر باغ میں سیر کو نکل جاتے

اظہار کبھی انھوں نے پوچھا

اُن کی دوسری خصوصیت یہ تھی کہ اُن کی مجلس میں کبھی کسی کی رعایت میں جوت کوئی
مذہب بھی توڑا جیتا خصوصاً میں بھی عقیدہ تھی کہ اگر کوئی مذہب سے کچھ بڑا ہو تو اس میں شریعت
میں کتنے کہ غیر اس کے سمجھے سے قائم رہتے

مردم کو ابھی یہ درجہ کی دو گاروں کا شوق تھا۔ عیسائیوں کے میں عربوں میں یا محمد
اُن کے پاس تھے۔ میں جب مشرق میں گئی تو اُس کے سامنے رہیں۔ اُس کے عدم حرم دار، مصلحتیں سننے
تو قاضیوں کا ذکر نہ کیا میں نے اُس کا ذکر نہ کیا۔ شاہ کاہل سے کتنے کہ قاضیوں کی رعایت کیا ہے
اُن کو رکھا تو اُس کو پسند کیا۔ قاضیوں سے جو اُن کے حق میں تھے وہ ہمیشہ میری ساتھ جیتے
تھے۔ میرا مذاق یہ تو بچاؤں کا اس سے ساتھ آدمی نہ تھا۔ وہ قاضیوں کے ذکر پر کڑا مذاق
مذاق ہی دہندہ غیروں کے یہاں اس کا کیا کتا۔ سرتا دہائی کی ہوا تیسرے سرتا مقصود کی
فقر کے پاس ہے۔

مردم بزرگ کے تھے طبیعتاً، حالات اور نگاہیں اس قدر دوق و تروق و تعلق سے مجلس میں
ہاں نہ کیا کرتے تھے کہ اس وقت وہ میں۔ سب سے اہم ہوتے تھے اُن کی رعایت کا بھی نہیں
رنگ تھا۔ اگر کوئی بہت تھی مگر ترقی پسندوں کی رعایت کے عموماً سے بڑا شوق تھی، اُن کی
شاہدہائی کا بھی ایک خاص رنگ تھا۔ میرے ساتھ اور ایک وہ تعلق سے بہت تعلق تھا، درمیان
کے پاک۔ بزرگوں کے توبہ سے وہ سے کرتے تھے۔ ان کے ذہن میں رعایت میں رعایت جوت تھی،
مردم میں جوتی درمیان میں رہتی تھی۔ اُن کے ہاں سے وہ توبہ سے بہت تعلق تھا، درمیان
مذاہرہ حلق میں رہتے تھے۔ وہ میں تھے۔ اُن کے کسی وقت بھی چہرہ پر رخصت نہ
پہنسی سے۔ رہتے تھے چنانچہ میری توبہ سے میری رہیں یا میں یہ رنگ نہ انھوں سے کہا
جو سب سے کچھ بھی تھا۔

شاہدہ متھرا رہے بہت شاہدہ دست بزرگ۔ وہ درمیان میں رہے

یہ کسی اُن کی سیرت کا قول ذکر و تہذیب کے مابین ایک زمین ہیں جنہیں جو سنے کے درمیان میں
 سے مجھے شکات رکھنے کے سبب ان میں جو وہ حساب و کتاب سے بچتے تھے ایک دھڑلے کو
 شمس منہ کا خطبہ بنے والا تھا اُن کو خبر ہوئی تو چڑی کو کشش کی کہ اس خطاب سے اُن کو بری دکھایا
 جاسکتا ہے کہ خبر کا خطاب اس سے فوجی کی ایک دوست سلاسی کی لسانی تھی۔

موجود کو منت اسلامیہ سے بڑی محنت تھی اُس کے اپنے وقت و رشتہ کش مکرروں سے خوش
 ہوتے تھے اور اُس کے حلق و مہذب کی انوں سے جیتہ کا دُکھ بہتہ و درود کے ماہمی خطاب کے
 راز میں باوجود اس کے کہ میں دوست تھے وہوں سے بیکار تھے۔ و عبا مولانا مشعل کی وفات کے
 بعد مصائب کا راز تو وہ سب کے آگے تھے۔

مردم کو سب سے مہمکار نہیں کہنے تھے تاہم ملک کے بھلے واقعات سے متنبہ نہیں تھے
 ملک کے ساتھ کچھ ملکی و کچھ ملکی نکالنے سے بھی اُن کے دل دوڑا کرتا تھا اگرچہ بڑے اور متعلیٰ تھے
 کہ کسی میں استسنا ایک طرف اور اس کے قوی میں سب سے بے اُن کے حافظہ سے جواب
 دیا کہ ان باتوں کو جاننے کے لیے کہ اس میں مولانا کا کلام کے جواب میں نہ کہ
 جان پڑا۔ مجھے بڑی حیرت دی کہ ان کے دوستوں و دشمنوں کو اس کے کلام میں
 ہوتے تھے اسی بعد میں سب سے بہت حد تک تھے فیصلہات میں ہوتے تھے "میں نے انہیں کچھ
 پر بھیجے کہ وہ ان پر تیار نہ ہوں۔ وہوں میں ان کے سہرا کو نکلتے تھے جس میں سے ایک
 وہ سہرا میں رہا۔ ایک سہرا کے لیے بھائی تھے۔ وہ کلام میں سے اُن کے رشتہ میں سے
 میں حاضر ہوں۔ میں اس سے متنبہ تھے۔ اس وقت مولانا کا کلام میں سے انہیں کے پڑنا
 مجھے کہے وہ سہرا میں میں تھا۔ یہ سہرا دستاں میں تھی۔ وہ مولانا کا کلام میں سے انہیں
 میں پڑا۔ وہ سہرا میں میں تھا۔ یہ سہرا میں سے تھا کہ میں حیرت میں نہ رہنے سے قرار
 لگتا تھا۔

مردم میں سے انہیں میں تھا۔ یہ سہرا میں سے تھا کہ میں حیرت میں نہ رہنے سے قرار
 لگتا تھا۔

تاریخ

خطیب بغدادی

ہے اس عہد میں اجناس کا بے پناہ مقدار میں پیدا ہوا ہے۔ یہ سب اس کے بعد کے عہد میں ملے گا۔
 وغیرہ

تغیر کے بعد جو زمینیں جو منسوب ہیں ان کو کہیں کہیں سے محدثات ہی کے نزدیک قریب
 ہے۔ دور شاگردوں کے لئے اس طرح کوئی نہ دینی دوسری نہ ہوگی جس میں ان میں سب سے
 یاد و خاطی سرگرمی کا پیش نظر ہے۔ یہ چونکہ تھی تقریباً۔ اس کے بعد وہ عہد بعد ہندو
 کے لئے تاویں یہ کہہ سکتا ہے۔ اس کے بعد ہی عہد جدید کے زمانے میں اس میں سے ہی ہمیں اس طرح
 امتیازات کا وہ مسئلہ ہے کہ اس کے بعد کے عہد میں ہمیں اس میں سے ہی ہمیں شہر سرگرم
 کیا تھا تعلیم کا شوق ہے تو مسئلہ یہ دیکھو۔

ان مقار کے میں میں ہوا۔ اس کے لئے مخصوص تھے جو کہ مستقل رہا ہے۔ اس کے
 مقابر قریب کا جہاں سے جہاں عہد موس کا زمانہ کا رہا۔ یہی وقت اس کا کہیں ہے۔ اس کے
 کا قول میں کہ ہے۔ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
 اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
 اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

باب جس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
 اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
 اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
 اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
 اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

دوسری یہ ریت عہد شہر جاتی۔ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
 ایک بڑی کو عہد و قات ڈوٹھے سے ہونے لگا۔ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
 اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
 اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

حضرت محمدؐ کوئی نہ کہ ہر ایک کے مقصد سے میں بھی میں کہ نسبت لکھا ہے قہر
معروف نکرخی مجرب لفظ انھوں نے سہ سے قتل ہو نہ پڑ کر جو رہا ان کے قہر کے قہر کہ
مقبول ہوئی ہے

مقدمہ میں میں محمدؐ کوئی نہ کہ ہر ایک کے مقصد سے میں بھی میں کہ نسبت لکھا ہے قہر
معروف نکرخی مجرب لفظ انھوں نے سہ سے قتل ہو نہ پڑ کر جو رہا ان کے قہر کے قہر کہ
مقبول ہوئی ہے

حضرت محمدؐ کوئی نہ کہ ہر ایک کے مقصد سے میں بھی میں کہ نسبت لکھا ہے قہر
معروف نکرخی مجرب لفظ انھوں نے سہ سے قتل ہو نہ پڑ کر جو رہا ان کے قہر کے قہر کہ
مقبول ہوئی ہے

۱۰۰

ماہر ہوئے۔ عظیم سے ورت کرے جو جمعہ عظیمی میں سے ملے تھے کہ جو عظیمی
 ہر کوئی کی حمد و برکت ہو۔ عظیمی عظیمی کہہ دو۔ یہ بھی کہتے تھے کہ شیعوں کو یہ معلوم ہو جائے
 کہ یہ قبر کس کا ہے خود کشمار گئے یہ قومیہ میں متعدد کی سے شریہ قبر علیؑ کا جو تو میں اس کو
 چاہا وہ وہی ثابت

ابو حنيفة

النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ

ابو حنیفۃ النعمان بن ثابتؒ

اسلام کی آیت و وحی سے یہ نصیب ہوا ہے کہ اس کی ہر آیت و وحی کے
مابین میں ایک ایسی ہیئت ہو جس کی سیسوں پر اس کی ہر آیت و وحی کے
مابین میں ایک ایسی ہیئت ہو جس کی سیسوں پر اس کی ہر آیت و وحی کے
مابین میں ایک ایسی ہیئت ہو جس کی سیسوں پر اس کی ہر آیت و وحی کے

[illegible]

عجیب و غریب کیسی کچھ یادوں کی سیما کے اندر میں میں رہا کرتا ہوں اور ان کے ساتھ
 بچپن کی دیر کی یادیں ہیں۔ یہاں تو بچپن کے دنوں کی یادیں ہیں۔ یہ تو بچپن کے
 سو دنوں کا بوسہ ہے جس سے مجھے کبھی کبھی یاد آتا ہے کہ میں کبھی کبھی

[illegible][illegible]

خدمت میں جس کے جوہر تھے سنا ہے چاہے اس سے جان یا بیٹن سے اختلاف ساگر کے سمندر
 نہ ہو بلکہ وہ جس کو چاہے تھے وہ تھکا سنا ہے گل ہزار قاف تھکا رہا جس کو
 سنا ہے تھے سمجھ سنا ہے کہ ایک رہا سنا ہے کہ کچھ دن مارے دیکھی پر میں سنا ہے وہ
 وہ آپ دوست سے ، اس کے دیکھے دوستوں کا ان کا یہ تھا کہ میں گئے بیٹے کے دیکھے
 رہا سنا ہے دیکھے رہا سنا ہے میں تھکا رہا سنا ہے کہ وہ تھکا رہا سنا ہے کہ وہ تھکا رہا سنا ہے

میں ہیں ہر ایک سے سنا ہے وہ سنا ہے میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں

دوسرے میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں

میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں

میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں
 سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں سنا ہے کہ میں

خداوند تعالیٰ نے تم کو اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

وہ تم کو اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

جس کے ہر ایک اعضاء میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

خداوند تعالیٰ نے تم کو اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں تو مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

اسلام و مسیحیت میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

میں مسکرا رہا ہوں۔ جسے میں اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

محمّدؐ کی سنے میں سے کہ جس حیدر بیٹے میں یہ بھی۔ کا نور نیچے جس میں سے
 حق کی گہرہ نور کا یہ ہے کہ جھوٹ۔ وہ میں گئے۔ و عید آئے۔ وہ سے ہم سے کسی کی میں
 ان و عید کے کہ توں حیدر سے میں جسے میں میں سے۔ جس میں عید
 رمضان، فتویٰ میں کوہوں کے قوں کہ عید تھے۔ وہ وہ سے توں میں سے۔ وہ سے
 کو قوں سے تھے۔ اور جس کے عیدوں میں سے کہ کی عید تھی۔ عید تھی

امام سنی کے حساب بل قوں کہ عید کے تھے حق کے میں

اس میں عید علی اور حیدر کی تھی۔ یہ وہ میں عید کے وہ میں

عید تھی۔ وہ میں اور حیدر۔ یہ وہ میں عید کے وہ میں عید
 جو عیدوں میں سے عید کا۔ اور سے وہ عید کا عید کے

کوں جو عید کے عید وہ میں۔ اور سے وہ عید کے وہ میں عید کے

العید

میں جس عید کے عید وہ میں۔ اور سے وہ عید کے وہ میں عید کے

عید میں جو عید کے عید وہ میں

میں۔ میں کا عید کے عید وہ میں۔ اور سے وہ عید کے وہ میں عید کے

عید میں عید کا قوں کے عید وہ میں۔ اور سے وہ عید کے وہ میں عید کے

عید وہ عید کے عید وہ میں۔ اور سے وہ عید کے وہ میں عید کے

عید میں عید کا قوں کے عید وہ میں۔ اور سے وہ عید کے وہ میں عید کے

عید میں عید کا قوں کے عید وہ میں۔ اور سے وہ عید کے وہ میں عید کے

عید میں عید کا قوں کے عید وہ میں۔ اور سے وہ عید کے وہ میں عید کے

عید میں عید کا قوں کے عید وہ میں۔ اور سے وہ عید کے وہ میں عید کے

عید میں عید کا قوں کے عید وہ میں۔ اور سے وہ عید کے وہ میں عید کے

میں نے اس کے قول کو سنا۔ میں نے کہا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

٥

$\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{r^2} \right) = -\frac{2}{r^3} \frac{dr}{dt}$

2. 4. 1991

[illegible]

... ..

Δ

۱۔ نظریاتی مشہوریت : ۲۔ محکمہ : ۳۔ مسئلہ : ۴۔ شخص :

وہ کہیں کہیں سے نکلتے ہیں اور ان کے پاس سے گزرتے ہیں۔

4. $f(x) = \frac{1}{x}$ is a function on $\mathbb{R} \setminus \{0\}$.

[illegible]

کے لئے جو ان کی طرف سے ہے۔ یہ ایک نیا ہیرو ہے جو ان کی طرف سے ہے۔

۱۔ اگر کسی نے یہ دعا پڑھی تو اسے اللہ تعالیٰ سے ملے گی جس کی دعا قبول ہوگی اور وہ جنت میں داخل ہوگا۔

[illegible]

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

2000 2001 2002 2003 2004 2005 2006 2007 2008 2009 2010 2011 2012 2013 2014 2015 2016 2017 2018 2019 2020 2021 2022 2023 2024 2025 2026 2027 2028 2029 2030 2031 2032 2033 2034 2035 2036 2037 2038 2039 2040 2041 2042 2043 2044 2045 2046 2047 2048 2049 2050 2051 2052 2053 2054 2055 2056 2057 2058 2059 2060 2061 2062 2063 2064 2065 2066 2067 2068 2069 2070 2071 2072 2073 2074 2075 2076 2077 2078 2079 2080 2081 2082 2083 2084 2085 2086 2087 2088 2089 2090 2091 2092 2093 2094 2095 2096 2097 2098 2099 2100 2101 2102 2103 2104 2105 2106 2107 2108 2109 2110 2111 2112 2113 2114 2115 2116 2117 2118 2119 2120 2121 2122 2123 2124 2125 2126 2127 2128 2129 2130 2131 2132 2133 2134 2135 2136 2137 2138 2139 2140 2141 2142 2143 2144 2145 2146 2147 2148 2149 2150 2151 2152 2153 2154 2155 2156 2157 2158 2159 2160 2161 2162 2163 2164 2165 2166 2167 2168 2169 2170 2171 2172 2173 2174 2175 2176 2177 2178 2179 2180 2181 2182 2183 2184 2185 2186 2187 2188 2189 2190 2191 2192 2193 2194 2195 2196 2197 2198 2199 2200 2201 2202 2203 2204 2205 2206 2207 2208 2209 2210 2211 2212 2213 2214 2215 2216 2217 2218 2219 2220 2221 2222 2223 2224 2225 2226 2227 2228 2229 2230 2231 2232 2233 2234 2235 2236 2237 2238 2239 2240 2241 2242 2243 2244 2245 2246 2247 2248 2249 2250 2251 2252 2253 2254 2255 2256 2257 2258 2259 2260 2261 2262 2263 2264 2265 2266 2267 2268 2269 2270 2271 2272 2273 2274 2275 2276 2277 2278 2279 2280 2281 2282 2283 2284 2285 2286 2287 2288 2289 2290 2291 2292 2293 2294 2295 2296 2297 2298 2299 2300 2301 2302 2303 2304 2305 2306 2307 2308 2309 2310 2311 2312 2313 2314 2315 2316 2317 2318 2319 2320 2321 2322 2323 2324 2325 2326 2327 2328 2329 2330 2331 2332 2333 2334 2335 2336 2337 2338 2339 2340 2341 2342 2343 2344 2345 2346 2347 2348 2349 2350 2351 2352 2353 2354 2355 2356 2357 2358 2359 2360 2361 2362 2363 2364 2365 2366 2367 2368 2369 2370 2371 2372 2373 2374 2375 2376 2377 2378 2379 2380 2381 2382 2383 2384 2385 2386 2387 2388 2389 2390 2391 2392 2393 2394 2395 2396 2397 2398 2399 2400 2401 2402 2403 2404 2405 2406 2407 2408 2409 2410 2411 2412 2413 2414 2415 2416 2417 2418 2419 2420 2421 2422 2423 2424 2425 2426 2427 2428 2429 2430 2431 2432 2433 2434 2435 2436 2437 2438 2439 2440 2441 2442 2443 2444 2445 2446 2447 2448 2449 2450 2451 2452 2453 2454 2455 2456 2457 2458 2459 2460 2461 2462 2463 2464 2465 2466 2467 2468 2469 2470 2471 2472 2473 2474 2475 2476 2477 2478 2479 2480 2481 2482 2483 2484 2485 2486 2487 2488 2489 2490 2491 2492 2493 2494 2495 2496 2497 2498 2499 2500 2501 2502 2503 2504 2505 2506 2507 2508 2509 2510 2511 2512 2513 2514 2515 2516 2517 2518 2519 2520 2521 2522 2523 2524 2525 2526 2527 2528 2529 2530 2531 2532 2533 2534 2535 2536 2537 2538 2539 2540 2541 2542 2543 2544 2545 2546 2547 2548 2549 2550 2551 2552 2553 2554 2555 2556 2557 2558 2559 2560 2561 2562 2563 2564 2565 2566 2567 2568 2569 2570 2571 2572 2573 2574 2575 2576 2577 2578 2579 2580 2581 2582 2583 2584 2585 2586 2587 2588 2589 2590 2591 2592 2593 2594 2595 2596 2597 2598 2599 2600 2601 2602 2603 2604 2605 2606 2607 2608 2609 2610 2611 2612 2613 2614 2615 2616 2617 2618 2619 2620 2621 2622 2623 2624 2625 2626 2627 2628 2629 2630 2631 2632 2633 2634 2635 2636 2637 2638 2639 2640 2641 2642 2643 2644 2645 2646 2647 2648 2649 2650 2651 2652 2653 2654 2655 2656 2657 2658 2659 2660 2661 2662 2663 2664 2665 2666 2667 2668 2669 2670 2671 2672 2673 2674 2675 2676 2677 2678 2679 2680 2681 2682 2683 2684 2685 2686 2687 2688 2689 2690 2691 2692 2693 2694 2695 2696 2697 2698 2699 2700 2701 2702 2703 2704 2705 2706 2707 2708 2709 2710 2711 2712 2713 2714 2715 2716 2717 2718 2719 2720 2721 2722 2723 2724 2725 2726 2727 2728 2729 2730 2731 2732 2733 2734 2735 2736 2737 2738 2739 2740 2741 2742 2743 2744 2745 2746 2747 2748 2749 2750 2751 2752 2753 2754 2755 2756 2757 2758 2759 2760 2761 2762 2763 2764 2765 2766 2767 2768 2769 2770 2771 2772 2773 2774 2775 2776 2777 2778 2779 2780 2781 2782 2783 2784 2785 2786 2787 2788 2789 2790 2791 2792 2793 2794 2795 2796 2797 2798 2799 2800 2801 2802 2803 2804 2805 2806 2807 2808 2809 2810 2811 2812 2813 2814 2815 2816 2817 2818

[Faint handwritten notes]

L. ...

5

[illegible]

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰

20

سید محمد علی حسینی - سید محمد علی حسینی

[illegible]

روزه لغوی معنی است: حبس کردن و بستن دهان و خوردن و آشامیدن و در اصطلاح معنی است: بستن دهان و خوردن و آشامیدن و در اصطلاح معنی است: بستن دهان و خوردن و آشامیدن

[illegible][illegible][illegible]

١٠٠٠

اس سب کے لئے یہ قیود ہیں۔ یہ سب سے اعلیٰ حد ہے۔

۱۰

ماظ تہ صاف سے ہے

جس کی دولت اہل نقل و حرکت کی

غریب نام ہر قرآن کی مدالت پر سی کی بنا ۔۔۔ جس ہی وجہ سے یہ کتاب ہے

وہ اسی پر مبنی عنوان تقدیمیں لکھا ہے۔

پچھلے ہفتوں کی مثال میں ایک + سہ ماہی

مجلسه در روز شنبه ۱۳۰۲

نور علی شاہ

مس کا استیجاب نہ کرنا چاہیے۔ یہ سب سے زیادہ صاف چارہ ہے۔

کے ہر کسی میں، جس کے ہر کسی نے، جو کہ ہر کسی کے لیے ہے۔

1. *Chlorophyll a* (Chl a) is the primary photosynthetic pigment in most plants and algae. It is a green pigment that absorbs light energy in the blue and red regions of the visible spectrum.

تعلیق سے اس کے کئی حصہ جدا کر دئے ہیں۔ جس کے جیسے کتابی دستہ و عبرت ہیں

اس سے بخاری سے سوا کچھ جمع ہے۔ اس کے جسے پانچ سے قبل بیڑہ پہنچا چکی تھی مثلاً

کلمہ ہمسے برقیں میں اسد علی بن علی سلمہ۔ جو در کلمے تھی مقدسین صلاح علی

صوفیہ کے بارہ ہائی میں یہ حصہ اس سے کتابوں میں امام عظیم کے متعلق جرح و برح

مقبول قرعے کے اس کا نقل ہے۔ لیکن متروک کردیے۔ چنانچہ ذیل کے مستند مددگاروں کی گذر

اس کی شاہد ہیں۔

۱۔ امام ابن ابی شیبہ نے درود معدوم میں امام عظیم کے صرف حالات و مناقب لکھے ہیں، جرح

یکہ بھی نہیں لکھی جو فقہہ مناقب موصوفہ کتاب کے مطابق لکھ سکے نہ کو لکھ کر کہے میں کہہ

۲۔ امام عظیم کے مناقب میں ایک کتاب نہ لکھ کر بھی ہے

۳۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے نہایت سیرت میں جرح علی نہیں کی، حاجت و مناقب

لکھنے کے بعد جرح کر کے اس کا پانچواں صفحہ لکھ کر حضرت افریجہ رحمہ اللہ علیہ واسک

الہود و سبب نہیں لکھا۔ جو حدیث کے ساتھ ساتھ اس سے اس کی بڑی تہذیب سے

جو روز و سبب میں اس کو متفق دیکھتے ہیں:

۴۔ موصوفہ کے مقدمہ تہذیب میں بھی کوئی جرح علی نہیں کی

۵۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے درود معدوم میں نہ صرف مناقب لکھے ہیں

جرح کا ذکر میں امام صاحب و امام ابن ابی شیبہ کے مناقب کے ساتھ ساتھ امام صاحب

نقدہ تہذیب تہذیب لکھنے کے ساتھ ساتھ چار کتابوں کے ساتھ ساتھ امام صاحب

امام صاحب تہذیب لکھنے کے ساتھ ساتھ امام صاحب تہذیب لکھنے کے ساتھ ساتھ

اس طرح یہ مسئلہ جرح و تہذیب کے چاروں کا متفقہ مسلک ہے۔

تہذیب لکھنے کے ساتھ ساتھ امام صاحب تہذیب لکھنے کے ساتھ ساتھ

تہذیب لکھنے کے ساتھ ساتھ امام صاحب تہذیب لکھنے کے ساتھ ساتھ

پاکستان کے لیے جدوجہد

میں نے اپنے لیے

پاکستان کے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

میں نے اپنے لیے جدوجہد کی ہے

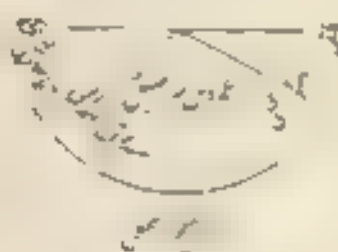
میں بڑی ۔ جو کچھ ہو ۔ کئے حقیقت میں حیات ۔ بچاؤ میں غرق ۔ در
 صاحب جو حیدر ۔ مثل ابو جعفر ۔ عاصی درین دین ۔ حسن میں یاد العاصی
 در کچھ میں حسن قاضی ۔ جو کچھ ۔ حق در حق میں مراد ۔

شہادت شہاد ۔ دلوں سے بھی توجہ نہ حالہ میں یہ کف غصہ سے عاقبت اس کفر
 در سادہ صاحب کی کشت میں غصہ در حق سے

تو نہ کی میاں پندہ علی کا کلمہ حبیبی ۔ شہادت شہادت شہادت

شہادت شہادت شہادت شہادت

شہادت شہادت شہادت



شہادت شہادت شہادت

شہادت شہادت شہادت

شہادت شہادت شہادت

شہادت شہادت شہادت

شہادت شہادت شہادت

شہادت شہادت شہادت

شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت
 شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت

شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت شہادت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کشت الخدیجہؓ میں، ہر دو سو سال سے پہلے ہر صدی کی معصرت سلام لاپتے تھے، سلام اللہ کے وقت عمر کا کھیر سن س کے قریب تواسے منہ نہ ملا، مومن کے وقت ہی تعلیم قرآن کی بنیائیں کی، ارشاد ہوا: **انما نعلم معلوم** سے ثابت تہ تم نبیوں معلوم ہو مگر سورج خود امت اقدس سے خط کیں، پہلے شخص میں معلوم سے کھمت کی طرف سے کھتا، قریش کو قرآن رکھ دسورہ رحمن، حرم میں شایا، حکمت لکھی، کتبہ ہر صریح، رستے سے رید سورہ الرحمن جسے جانے تھے کسی نے سن تکفیر لکھی، موسیٰ کا تو فرما کہ جو تو پھر سننا دوس، اب کھانے دیدہ کوئی میری نظر میں چیز میں یہ گو، ہر مسبق معنی کا کھ

اسلام سے مشرف ہونے کے بعد ہی حضرت محمدؐ کے ان کو اپنی خدمت سے فہم کر لیا، دن عام تھا کہ ریدو، کھاکر خدمت میں پہنچے، رکی، میں بھی نہیں گرجب کہ روک دیتے حاتر ہر تشریف دی کہ وقت میں مبارک پہنچے، صائے رکی، اب ننگے پیتے، بھس کے قریب ہیج کر عین مبارک، راکر مل میں، کھیتے، عہد پیش کرستہ، خدمت کے وقت بھی ہی عمل مونا، واپسی پر دن جمعہ میں، دل مونسے دھوکے وقت سوک پیش کرتے، صحابہ کرام میں ہر صاحب شخص و سوک و سورہ ان کا کھ تھا، یہی جیس مبارک، سوک و ریکے لحاظ، مصر میں ہر مبارک لہارت کا یا، سوک جلیں مبارک ان کی تحول میں، پیش، معصرت، ہر موشی شہری شہر میں سے ہر بیتہ پہنچے میں، نوک تہ ارما، دیکھ کر معصرت بن مسعودؓ، ران کی دانہ کو، جلی بیت، کھتے، دودار بخت کی، یک بار جھٹ کو دودار دینہ منوہ کو، تمام عربوں میں شریک ہوتے، ہر میں ہو جھل کا سرخوتہ میں کی ہمارے کھا، جو سے میں عہد ہوا، جھٹ بتا کھتے، ایک موقع ہر کی ہر ایک ہنڈ مار دیکھ کر جھٹ، ہر میں پڑے، قرآن سے فرمایا، عبد اللہؓ، فی مت سکون میراں میں جھٹے بھی ریادو، بھارتی ہر گنگے، دوسری رویت میں سے کہ عہد قدس کا ایک باذن، ہر سے

سے ان مافوت و بعد طہقۃ تہو، تہو حقیقہ تہو، استیجاب الامام، علامہ الوقیف، اندازہ، ہر ہر لاسامی و لاسا، میں ہر ہر

قاضی

ابو یوسف

اور ان کے قاتل کو ذرا روپ سپرد

حضور میں محمد کافور سے جو یوسف کی شمشیر سے بھرا ہوا تھا جو حیدر کے شاگرد تھے
انہوں نے معاہدہ میں سے ہٹ کر ان کے دشمنوں کے ساتھ سے تیار ہوئے۔ انہوں نے حیدر کی راست
دست میں ہمارا کپڑا چھوئے۔ وہ سے شخص میں مجھ سے وعدہ کاٹا۔ میں سے ماروی تک
پہنچا دیا۔ انہوں نے ان میں کھینچ کر اس کا سر مارا۔ ان کے دیش سے۔

یہ کہ ہمیشہ سے ان کے ایک سردار کیست یا جو کہ سکون۔ یہ اس کے ساتھ ہو گیا۔ ان کے
سے جو پیچہ بہت کی سے شمس کے جس نے کہ یہ حدیث محمد کو سن دیت سے اسے کہ تھا ہے۔
ان کے دیکھ۔ موی علی کے جس نے ان سے

ان کے کسی سے ان کی سپردی۔ حیدر کی ایک کی سندھم ان سے
سردار جو یوسف کی ایک کی سندھم محمد سے۔ ان سے کہ وہ حدیث کے سردار محمد کی سندھم
زیادہ سال حدیث سے۔ ان سے کہ وہ

طالب سے بیٹے لافوں سے۔ جو یوسف سے حدیث ان کے ساتھ سے ان کے
علم میں قلیل العلوم تھے۔

یہ کہ وہ حیدر سے کہ وہ یوسف سے کہ وہ کسی سندھم کی نظر تک جاری رہی
انہوں نے وہ سے کہ وہ یوسف سے کہ وہ کسی سندھم کی نظر تک جاری رہی
شہر میں جو یوسف سے کہ وہ یوسف سے کہ وہ کسی سندھم کی نظر تک جاری رہی

انہوں نے حیدر سے کہ وہ یوسف سے کہ وہ کسی سندھم کی نظر تک جاری رہی
انہوں نے وہ سے کہ وہ یوسف سے کہ وہ کسی سندھم کی نظر تک جاری رہی
انہوں نے وہ سے کہ وہ یوسف سے کہ وہ کسی سندھم کی نظر تک جاری رہی

یہ کہ وہ حیدر سے کہ وہ یوسف سے کہ وہ کسی سندھم کی نظر تک جاری رہی
انہوں نے وہ سے کہ وہ یوسف سے کہ وہ کسی سندھم کی نظر تک جاری رہی
انہوں نے وہ سے کہ وہ یوسف سے کہ وہ کسی سندھم کی نظر تک جاری رہی

۱۰۷۲ سے پہلے کہے تھے کہ یوسف اور یوسف نے صحبت میں رہ کر یوسف کے پاس گئے اور
 میرا کہہ کر کہ یہی موت ہے جس میں توں کے چودے سے کئے ہوئے ہیں۔

ان کے بھائی یوسف نے ان کے قتل کئے۔

۱۰۷۳ یوسف کی لالہ کا قتل کے کو یوسف نے یوسف اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 پر متعلق ہیں۔

۱۰۷۴ یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۷۵ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۷۶ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۷۷ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۷۸ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۷۹ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۸۰ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۸۱ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

اما محمد

امام محمدؒ

محبی عنین فرقہ ابو حنیفہ شیعہ مہاجرین، ابو سعیدؓ و اہل بیتؑ کے واسطے دمشق میں
دستاویزی قریہ کے پیشے ان کے والد فرقہ کے محمدؒ واسطے پیدا ہونے کو دیکھ کر
پانی میں امام ابو سعیدؓ، مسیح بن آدم، سیدنا توحیدؓ و عمر سے علم سنت، سادہ حدیث بکثرت کیا،
پیر امام، ملک، اور اہل، اور امام، یوسف قاضی سے بعد میں سکونت اختیار کی اور حدیث و فقہ کی
روایت کی، امام توحیدؓ، ابو سعیدؓ، ابو حنیفہؓ وغیرہ سے حدیث روایت کی ہے، دونوں ہشید
سے قاضی مقرر کیا، ان کے ساتھ فرسان گئے، بغداد کے محال کی دین مدفون میں اسی مددگار کی
وفات پائی، دونوں مستبد دفسوس کرتے ہوئے اپنے باپ سے فقہ توحید اور فقہ کو دفن کر دیا،
پیدائش مسئلہ میں وفات مسئلہ میں عمر ۵۵ سال، اگرچہ حدیث کی سماعت کثیر تھی مگر راستہ پر غور
کیا اسی کا قلب تھا اور اسی میں شہرت پائی

ان کا قول ہے کہ باپ سے تیس سال روپیہ پھر دس تھے میں نے پندرہ ہزار تھوڑے شعر کی
تفصیل میں اور پندرہ ہزار حدیث وقت کی تفصیل میں فرمایا کرتے تھے۔

امام توحیدؓ سے امام محمدؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں تیس برس سے زیادہ امام مالکؒ کے پاس رہا
اور ان کے ساتھ سو سے زیادہ حدیث سنیں، شامی کا یہ بھی قول ہے کہ جب محمد بن حسن مالکؒ سے
حدیث حدیث کرتے تھے و کثرت سنا میں سے محمد بن جریج، جوشن، سنی ایک مونیج بر صیدہ ہر روز
کی آمد پر سب کوٹ کھڑے ہوئے محمد بن حسن بیٹھے تھے تھوڑی دیر کے بعد صیدہ کے منسلک محمدؒ
میں حسن کو بلائے ان کے شاگرد و معیاد پریشان ہوئے، یہ صیدہ کے سامنے پہنچے تو پوچھا کہ تم غلام مونیج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَوْفَدِيكَ إِلَى كَلَامِ

إِلَهَائِي أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الطَّيِّبِ الْبَغْدَادِيِّ

وَصَفَهُ فِي أَرْهَمِ عَضُودِ الْأَنْثَاءِ مِنْذُ تَأْسِيسِهِ إِلَى وَقْتِ تَوَفَاتِهِ

مِنْ كِتَابِ التَّحْقِيقِ فِي سِيَرِ الْأَوْفَادِ وَالْأَوْفَادِ

[illegible]

وامتءأ إلى حصة من ذهب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عبد الله بن المبارك يقول : لولا أن الله أغاثني بأبي حنيفة ، وسعيان ، كنت كثر الناس . أخبرنا أبو نعيم الحافظ أخبرنا علي بن أحمد بن أبي غسان الدقيقي البصري حدثنا جعفر بن محمد بن موسى النيسابوري الحافظ قال : سمعت علي بن سالم العامري يقول : سمعت أبا يعقوب الخاقاني يقول : ما رأيت رجلا قط خيرا من أبي حنيفة . أخبرني أبو بشر الوكيل وأبو الفتح القمي : قالا : أخبرنا عمر بن أحمد الواعظ حدثنا مكرم بن أحمد حدثنا أحمد بن عتبة العمري حدثنا منجاب قال سمعت أبا بكر بن عياش يقول : أبو حنيفة أفضل أهل زمانه . أخبرني الصيرفي قال قرأنا على الحسين بن هارون عن أبي العباس بن سعيد قال حدثنا محمد بن عبد الله بن أبي حنيفة حدثنا إبراهيم بن أحمد الطخارفي قال سمعت أبي يقول : سمعت سهل بن مزاحم يقول : بلد الدنيا لا أبي حنيفة فمردّها ، وضرب عليها بالسياط فلم يقبلها . أخبرنا علي بن القاسم الشاهد - بالبصرة - حدثنا علي بن اسحاق المادائي أخبرنا أحمد بن زهير - اجزاء - أخبرني سليمان بن أبي شيخ . وأخبرني أبو بشر الوكيل وأبو الفتح القمي : قالا : أخبرنا عمر بن أحمد حدثنا الحسين بن أحمد بن صدقة الفرائضي - وهذا لفظ حديث - حدثنا أحمد بن حنيفة حدثنا سليمان بن أبي شيخ حدثني جعفر بن عبد الجبار قال قيل للقاسم بن معن ابن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود : رضي أن تكون من غلمان أبي حنيفة ؟ قال ما جلس الناس إلى أحمد أفجع من بحالة أبي حنيفة . وقال له القاسم : فقال معي إليه ، فجاء فلما جلس إليه لزمه . وقال : ما رأيت مثل هذا . زاد الفرائضي قال سليمان وكان أبو حنيفة رجلا مستجابا .

﴿ ما قيل في قته أبي حنيفة ﴾

أخبرنا البرقي حدثنا أبو العباس بن حمدان لفظا حدثنا محمد بن أيوب أخبرنا أحمد بن الصباح قال سمعت الشافعي - محمد بن إدريس - قال قيل للملك بن (٢٢ - ثلث عشر - تاريخ بغداد)

أنس : هل رأيت أبا حنيفة ؟ قال نعم ، رأيت رجلاً لو تكلمت في هذه السارية أن يجعلها ذهباً لقام بحجته . حدثني الصوري أخبرنا الخصب بن عبد الله القاضي .
 - بمصر - حدثنا أحمد بن جعفر بن محمد بن الطرسوسي حدثنا عبد الله بن جابر البرازي قال سمعت جعفر بن محمد بن عيسى بن نوح يقول سمعت محمد بن عيسى ابن الطباع يقول : سمعت روح بن عباد يقول : كنت عند ابن جريح سنة تحين . وأقامه موت أبي حنيفة . فاسرجع وتوجع ، وقال : أي علم ذهب ؟ قال ومليت فيها ابن جريح . أخبرني أبو بشر الوكيل وأبو الفتح الغني . قال : حدثنا عمر بن أحمد الواقعي حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى الخراساني حدثنا أحمد بن إسحاق حدثنا الفضل بن عبد الجبار قال سمعت أبا عثمان حماد بن أبي العباس يقول : سمعت عبد الله بن المبارك يقول : قدمت الشام على الأوزاعي فرأيت يبروت ، فقال لي : يا خراساني من هذا المتدع الذي خرج بالكوفة يكسب أبا حنيفة ؟ فرجعت إلى بيتي ، فأتيت على كسب أبي حنيفة ، فأخرجت منها مسائل من جواد المسائل ، وبقيت في ذلك ثلاثة أيام ، فميت يوم الثالث ، وهو مؤذن مسجد و إمامهم ، والكتاب في يدي . قال : أي شيء هذا الكتاب ؟ فأنكرته ففكرت في مسألة منها وقت عليها قال النعمان . فما زال قائماً بعد ما أفرد حتى قرأ صدراً من الكتاب . ثم وضع الكتاب في كفه ، ثم أقام وصلي ، ثم أخرج الكتاب حتى أتى عليها . فقال لي : يا خراساني من النعمان بن ثابت هذا ؟ قلت شيخ لقبيته بالعراق . قال : هذا نبيل من المشايخ ، اذهب فاستكثر منه . قلت : هذا أبو حنيفة الذي نهيته عنه . أخبرنا إسماعيل بن أبي ربيعة أن النعماني حدثهم قال حدثنا سليمان بن الربيع حدثنا همام بن مسلم قال سمعت مسعر بن كدام يقول : ما أحمد أحداً بالكوفة إلا رجلاً : أبو حنيفة في فضله ، والحسن ابن صالح في زهده . أخبرني الصيرفي قال : قرأت على الحسين بن هارون عن

أبي العباس بن سعيد قال حدثنا عبد الله بن أحمد بن مسرور حدثنا علي بن
مكثف حدثني أبي عن إبراهيم بن الزبير قال : كنت يوماً عند مسر ، فربنا
أبو حنيفة ، فلم وقت عليه ثم مضى ، قال بعض القوم لمسر : ما أكثر خصوم
أبي حنيفة ؟ فاستوى مسر منتصباً ثم قال : إليك فإرايت مخلصاً أحداً قط إلا قلع
عليه . أخبرنا الصيرفي أخبرنا عمر بن إبراهيم المقرئ حدثنا مكرم بن أحمد حدثنا
أحمد بن محمد بن منهل أخبرنا أبو غسان قال سمعت إسرائيل يقول : كان نعم
الرجل التمل ، ما كان أحفظه لكل حديث فيه فقه . وأشد غصه عنه ، وأعلمه
بما فيه من الفقه . وكان قد ضبط عن حماد فأحسن الضبط عنه . فأكرمه الخلفاء
والأمراء والوزراء . وكان إذا خاطره رجل في شيء من الفقه حمته نفسه . ولقد
كان مسر يقول : من جعل أبا حنيفة بينه وبين الله رجوت أن لا يخاف ولا يكون
فرط في الاحتياط لنفسه . أخبرنا التسوخي حدثني أبي حدثنا محمد بن حمدان بن
الصباح التيسابوري حدثنا أحمد بن الصلت الحنفي حدثنا علي بن المديني قال
سمعت جده الرزاق يقول : كنت عند مسر فأما ابن المبارك فسمنا مسراً يقول :
ما أعرف رجلاً يحسن يشكم في الفقه أو يسمه أن يفيس ويشرح مخلوق الحاجة
في الفقه ، أحسن معرفة من أبي حنيفة ، ولا أشفق على نفسه من أن يدخل في
دين الله شيئاً من الشك من أبي حنيفة . أخبرنا الصيرفي قال قرأنا على الحسين
ابن هارون عن أبي سعيد قال حدثنا أحمد بن محمد بن عباد المروزي حدثنا
حامد بن آدم حدثنا عبد الله بن أبي جعفر الرزقي . قال سمعت أبي يقول :
ما رأيت أحداً أعلم من أبي حنيفة وما رأيت أحداً أوسع من أبي حنيفة . أخبرني
أبو بشر الوكيل وأبو الفتح الضبي . قالوا : حدثنا عمر بن أحمد حدثنا مكرم بن
أحمد حدثنا أحمد بن عطية حدثنا سعيد بن منصور . وأخبرني التسوخي حدثني
أبي حدثنا محمد بن حمدان بن الصباح حدثنا أحمد بن الصلت قال حدثنا سعيد

ابن منصور قال سمعت الفضيل بن عياض يقول : كل أبو حنيفة رجلاً قتيلاً معروفاً بالفتنة ، مشهوراً بالورع ، واسع المال ، معروفاً بالأفضال على كل من يطيف به ، مشهوراً على تعليم العلم بالليل والنهار ، حسن الليل كثير الحديث ، قليل الكلام حتى ترد مسئلة في حلال أو حرام ، فكان يحسن أن يدل على الحق ، هارباً من مال السلطان . هذا آخر حديث مكرم . وزاد ابن الصياح ، وكان إذا وردت عليه مسئلة فيها حديث صحيح اتبعه ، وإن كان من الصحابة والتابعين ، والأئمة وأحسن القياس . أخبرني التتوني حدثني أبي حدثنا محمد بن حمدان قال حدثنا أحمد بن الهيثم حدثنا بشر بن الوليد قال سمعت أبا يوسف يقول : ما رأيت أحداً أعلم بتفسير الحديث ومواضع التفسير التي فيها من الفتنة ، من أبي حنيفة . أخبرنا الصيرفي أخبرنا عمر بن إبراهيم حدثنا مكرم بن أحمد حدثنا أحمد بن محمد بن مفلس قال سمعت محمد بن سباعة يقول سمعت أبا يوسف يقول : ما خالفت أبا حنيفة في شيء قط فتدبرته إلا رأيت مذهبه الذي ذهب إليه انتهى في الآخرة ، وكنت رجلاً ملت إلى الحديث ، وكان هو أبصر بالحديث الصحيح مني . أخبرني أبو منصور علي بن محمد بن الحسين الدقاق قال قرأنا على الحسين بن هارون القاضي عن أحمد بن محمد بن سعيد قال حدثنا محمد بن عبد الله بن نوفل حدثني عبد الرحمن بن فضل بن موفقي أخبرني إبراهيم بن مسلمة الطيالسي قال سمعت أبا يوسف يقول إني لا أدعو لأبي حنيفة قبل أبي ، ولقد سمعت أبا حنيفة يقول إني لا أدعو لحاد مع أبي . أخبرنا القاضي علي بن أبي علي البصري حدثنا أحمد بن عبد الله الدوري أخبرنا أحمد بن القاسم بن نصر أخو أبي التيث الفرائضي حدثنا سليمان بن أبي شيخ حدثني محمد بن عمر الحنفي عن أبي عباد - شيخ لهم - قال قال الأعمش لأبي يوسف : كيف ترك صاحبك أبو حنيفة قول عبد الله لا تنكح الأمهات طلاقها ؟ قال : تركه لحديثك الذي حدثته عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة أن يبرأ حين